جلاء القلوب

بذکر المحبوب صلی اللہ علیہ وسلم

جواد الدولہ سید احمد خان بہادر عارف جنگ

کی تالیف کی ہوئی ماہ رمضان المبارک سنہ ۱۲۵۹

ہجری میں جناب سید محمد خان بہادر کے

چھاپہ خانہ کے لیتھوگرافک پریس میں سید

عبد الغفور کے اہتمام سے دلی میں چھپی
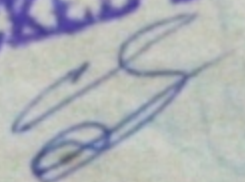
بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علے
سیدنا محمد خاتم المرسلین والہ الطیبین الطاہرین
واصحابہ نجوم الدین افضل الاذکار ذکر النبی
صلی اللہ علیہ وسلم دنیا مین سب سی اچھی یہ
بات ہی کہ اپنی پیارے نبی کا ذکر کیجی اور ہر دم
اوسکی نام پر دم دیجی بیت دل وجانم

فدایت یا محمد سر من خاک پایت یا محمد

اللهم صل علی محمد وال محمد سبحان الله کیا ذات پاک

رسول رب العالمین ہی کہ اوسکے جمال باکمال

سے عالم منور ہوا اور اوسکی قدوم میمنت

لزوم کی برکت سے زمین نی آسمان پر ناز کیا

نظم محمد کافرینش ہست خاکش ہزاران آفرین

بر جان پاکش چراغ افروز چشم اہل بینش

طراز کارگاہ آفرینش سر و سرخیل میدان

وفا را سپہ سالار و سرخیل انبیا را مرقع

برکش نزادہ چند شفاعت خواہ کا

افتادہ چند ریاحین بخش باد صبحگاہی

کلید مخزن گنج الہی صل علی کیون نہ ہم ناز کرین

اپنی مقبول نبی پر جسکی امت مین ہونی کی نبیون نی

آرزو کی اور اوسکی دربانی فرشتون نی

چاہی نماند بعصیان کسی در گرو کہ دارد چنین

سید پیشرو و اللہ تعالی نی اوسکا نام

نبی الرحمہ رکھا اور اوسکی تئین امت کی

شفاعت کا اختیار دیا اوسکی اشارہ سے

شق القمر ہوا اوسکی ذات پاک سے چراغ

ہدایت روشن ہوا مژدہ ہو کہ ہمارے

جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم

شریف محمد ہی یعنی احمد اور جمیع مخلوقات نیکا

ممدوح اللهم صل وسلم علی محمد وآل محمد اور اِنکی
والد ماجد کا نام عبد اللہ اور اِنکی دادا کا
نام عبد المطلب اور اِنکے پردادا کا نام ہاشم
ہی اور آپ کی جناب والدہ ماجدہ کا اسم
مبارک آمنہ بنت وہب ہی کہ وہ بہی
قریشی ہین اور انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ربیع
الاول کے مہینی مین پیر کے دن پیدا ہوی ہین
اللهم صل وسلم علی محمد وآل محمد جس رات کہ
انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہور فرمایا
انوار الہی ظاہر ہوی اور کسری کہ کافر دین
بہت بڑا عظیم الشان بادشاہ تہا اور ہزارون

برس سے اوسکے گہرانے مین بادشاہی چلی
آتی تہی اوسکا محل لرز گیا اور چودہ کنگورے
اوسکے گر پڑے بیت چو جنبش در افواہ دنیا
فتاد تزلزل در ایوان کسری فتاد اور فارس
کا آتشکدہ کہ ہزار برس سے اوسمین آگ جلتی
رہتی تہی اور فارس کے آتش پرست اوسیکو پوجا
کرتے تہی دفعتہً بجہ گئی اور ساوہ کے چشمہ مین
ایک بوند پانی نہ رہا اور حلیمہ بنت ابی
ذویب اور ثویبہ نے انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو دودہ پلایا اور ام ایمن نے اپ کو پالا
اللهم صل وسلم علی محمد وآلہ جب کہ اپ کا سن

مبارک چار برس کا ہوا اپکی والدہ ماجدہ نے
انتقال فرمایا اور آپکے والد ماجد اپکے پیدا ہونے
سے پہلے رحلت فرما چکے تھے اور عبد المطلب
اپ کے دادا اپ کی پرورش کرنے لگے جب
کہ آپ اٹھہ برس اور دو مہینہ کے ہوئے اپکے
دادا نے بہی رحلت فرمائی پہر ابو طالب اپکے
چچا نے اپکی پرورش کی اللہم صل وسلم علی
محمد وآل محمد اور جب کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کا سن مبارک بارہ برس دو مہینہ دس
روز کا ہوا اپنے چچا ابو طالب کے ساتھہ
آپنے شام کیطرف سفر کیا جب بصری میں پہنچے

ایک نصرانی فقیر نے کہ اوسکا نام بحیرا تھا
آپکو دیکھا اور جو نشانی کہ کتابون سے اوسکو معلوم
تھے اون سے پہچانا اور انحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے آگے حاضر ہوکر اپ کا ہاتھہ پکڑا
اور کہا کہ یہہ اللہ تعالے کا رسول ہے اور خدا تعالے نے
انکو بہیجا ہے کہ سب جہان پر رحمت عام ہو
اور بحیرا نے کہا کہ جب آپ یہان تشریف
لائے ہین اوسوقت سب درختون نے اور
پتہرون نے انکو سجدہ کیا اور نبی کے سوا
اور کسیکو پتہر اور درخت سجدہ نہین
کرتے اور اپنی کتابون مین انکی بہت سی

نشانیان پاتا ہون بعد اسکے ابو طالب نے
کہا کہ شام مین یہودی بہت سے ہین انکا
وہان لیجانا مناسب نہین مبادا انکو ایذا
دیوین ابو طالب نے آپ کو اولٹا مکہ مین بہیجدیا
اللہم صل وسلم علی محمد وآل محمد بعد اوسکے
دوسری دفعہ میسرہ کے ساتہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے شام کیطرف کوچ
فرمایا جبکہ شام مین پہونچے ایک نصرانی
فقیر کے تکیہ کے پاس ایک درخت کے سایہ
مین اوترے اوس نصرانی فقیر نے کہا کہ اس
درخت کے نیچے پیغمبر کے سوا اور کوئی نہین

میسرہ حضرت خدیجہ کے غلام ہین ۱۲ منہ

اوترا اور میسرہ کہتا تہا کہ دوپہر کے وقت
جب گرمی کی شدت ہوتی تہی تو دو فرشتہ
آنکر آپ پر سایہ کرتے تہے اللہم صل وسلم
علی محمد وآل محمد جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے اس سفر سے پہر کر حضرت خدیجہ
بنت خویلد سے نکاح کیا اور اس زمانہ
مین اپکا سن شریف پچیس ۲۵ برس کا تہا
جب کہ آپ پینتیس ۳۵ برس کے ہوئے
کعبہ کی عمارت کو درست کیا اور اپنے
ہاتہ سے حجر اسود کو رکہا اور جب کہ آپکی
عمر چالیس برس کی ہوئی اللہ تعالے نے

اب کے پاس جبرئیل کو بھیجا اور وحی نازل
کی اور ساری خلقت پر نبی کیا ظہور نبوت
کا زمانہ جب کہ قریب آیا تھا تو انکو تنہائی
اور خلوت پسند آتی تھی اور اکثر غار حرا میں
کہ اوسکو جبل نور بھی کہتے ہیں تشریف
رکھا کرتے تھے کہ یکایک غار حرا میں پیر کے
دن اٹھویں ربیع الاول کو ایک فرشتہ
وحی لیکر آیا اور کہا کہ ای محمد صلی اللہ علیہ
وسلم انکو خوشخبری ہو کہ میں جبرئیل ہوں
اور اللہ تعالی نے میرے تئیں آپ پاس
بھیجا ہے اور تم خدا تعالی کی ساری خلقت پر

رسول ہو اور حضرت جبرئیل نے کہا کہ اقرأ
یعنی پڑھو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
جواب دیا کہ میں پڑھا نہیں ہوں حضرت
جبرئیل نے انکو بغل میں بھینچا اور پھر کہا
کہ اقرأ یعنی پڑھو آپ نے پھر کہا کہ میں پڑھا
نہیں ہوں پھر حضرت جبرئیل نے انکو
بغل میں بھینچا اسی طرح تین دفعہ حال گذرا
آخر تیسری دفعہ حضرت جبرئیل نے کہا کہ
اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ خَلَقَ
الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اِقْرَأْ وَرَبُّکَ الْاَکْرَمُ
الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ

یعنی پڑھ اپنے رب کے نام سے جسنے بنایا بنایا
آدمی کو لہو کی پھٹکی سے پڑھ اور تیرا رب
بڑا کریم ہی جسنے علم سکھایا قلم سے سکھایا
آدمی کو جو نہ جانتا تھا۔ اپنی پڑھا اور رب
حقیقت اور ربابیت کائنات اور ماوراے
کائنات کھل گئی اور باواز بلند اللہ تعالے
کا حکم پہونچانا اور سب آدمیونکو سیدہا رستہ
بتانا شروع کیا مکہ کے جاہلون نے
آپکی ایذا دینے کا ارادہ کیا اور شعب میں
آپکو گھیر لیا کچھ کم تین برس تک آپ اہل بیت
سمیت اوسمین گھری رہے بعد اوسکے

جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوسمین سے
نکلے اور اوس زمانہ مین آپکا سن
شریف انچاس برس کا تہا اسی کے بعد ابو
طالب نے انتقال کیا اور اس حادثہ کے
تین دن بعد حضرت خدیجہ نے رحلت
فرمائی پھر آپکی خدمت مین جن حاضر ہوئے
اور اسلام لائے جبکہ آپکا سن مبارک
اکیاون برس اور نو مہینہ کا ہوا آپکو
معراج ہوئی اور پہلی حضرت کو زمزم
اور مقام ابراہیم سے اوٹھا کر بیت المقدس
کو لیگئے اور براق کو حاضر کیا اور جناب

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوسپر سوار ہوئے
اور آسمانوں کی طرف تشریف لے گئے
اور عرش بریں کو اپنی ذات پاک سے منور
کیا ❁ بیت ❁ رسولی کہ آسمانرا بپایہ داد او
رکابش عرش را پیرایہ داد او اور وہان
جناب باری اور حبیب رب العالمین مین
وہ باتین ہوئین کہ دوسریکو خبر نہین اور
پانچون وقت کی نماز فرض ہوئی اور جبکہ
انکا سن مبارک تریپن برس کا ہوا تب
دن اٹھوین ربیع الاول کو آپنے مکہ سے
مدینہ منورہ کیطرف ہجرت فرمائی اور پیر کے

دن مدینہ منورہ مین داخل ہوئے اور وہان
دس برس تشریف رکھی بعد اس جہان سے
رحلت فرمائی اور اس عرصہ مین لوگونکی ہدایت
اور اللہ تعالی کے احکام کے رواج دینے کے
لیے ستائیس لڑائیان لڑے اور کفار ناہنجار
کو مغلوب و مرعوب کیا منجملہ اونکے بڑی لڑائیان
بدر اور احد اور خندق اور بنی قریظہ
اور بنی المصطلق اور خیبر اور طائف
اور وادی القری اور غابہ اور بنی نضیر کی
ہین اور سوای اسکے قریب پچاس جگہ
فوج بھیجی مگر اب بذات مبارک وہان تشریف

قریظہ قوم ہی یہودیون کی ایک ۱۲
مصطلق
جذیمہ بن سعد بن عمر کا لقب
ہی اور یہہ گانے مین بہت
خوش آواز تھا اسواسطے
اسکا یہہ لقب ہوا ۱۲
خیبر [illegible]
طائف
شہر دن کا نام ہی ۱۲
وادی القری
ایک جنگل کا نام ہی ۱۲
غابہ
حجاز مین ایک جگہ
ہی ۱۲
نضیر [illegible]

نہین لیگئے اور ہجرت سے دسوین برس حج
کو تشریف لیگئے اور لوگونکو احکام حج کے
سکہلائے اس حج کو حجۃ الوداع کہتے
ہین کہ اس سے پیچہے حضرت علیہ الصلوۃ والسلام
کو پہر اتفاق حج کا نہین ہوا مگر پہلے دو بار
حج کیا تہا اور چار عمرہ کئے تہے اور یہہ سب
حج اور عمرہ ذیقعدہ کے مہینہ مین ہوئی تہے
اور جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے
کہ میرا نام محمد ہی اللہم صل علی محمد وآل محمد اور احمد
بہی ہے (اللہم صل علی محمد وآل محمد وبارک وسلم
اور ماحی ہی کہ میری سبب سے اللہ تعالی

ہمارے نبی

کفر کو عالم سے نیست و نابود کرتا ہی اور
حاشر بہی ہی کہ قیامت مین سب سے پہلے
اوٹہونگا اور عاقب بہی ہی کہ میری بعد کوئی
نبی نہین اینگا اور بعضی روایتون مین انکا اسم
شریف نبی الرحمہ ونبی التوبہ ونبی الملحمہ بہی ایا ہے
اللہم صل وسلم علی محمد خاتم النبیین وسید
المرسلین اور اللہ تعالی نے انکو قران مجید مین
بشیر اور نذیر اور رؤف اور رحیم اور
رحمۃ للعالمین ومحمد واحمد وطہ ویس ومزمل
ومدثر اور عبدہ جیسکہ سبحان الذی اسری
بعبدہ لیلا اور عبد اللہ جیسکہ انہ لما قام عبد اللہ

یدعوہ اور منذر جیسکہ انکا نعت منذر بہی فرمایا ہے
اللہم صل علی محمدن الذی سمیتہ بشیرا و نذیرا و خطبہ
رحمۃ للعالمین و سراجا منیرا و محمد و احمد و طہ
و یس و مزمل و مدثر و العبد و عبداللہ و المنذر
الف الف صلوٰۃ و سلام اور جناب پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوبصورت اور حسین
تہے انکا میانہ قد تہا سرخ و سفید رنگت تہی اور
انکا سینہ مبارک چوڑا تہا اور انکی دونو شانو کو
بہوت فاصلہ تہا اور انکے موی مبارک
کان کی لو تک پہونچتے تہے اور انکے سر
اور داڑہی میں کل بیس بال سفید تہے اور

اور آپکا چہرہ مبارک چودہوین تاریخ کے چاند
سی بہی بار سوا روشن تہا اور انکا بدن متوسط
تہا نہ بہت موٹا نہ بہت دبلا اگر جناب
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم چپ رہتے تو ہیبت
ہیبت اور شان و شوکت معلوم ہوتی تہی
اور اگر آپ بات کہتے تو لطافت اور نازکی
ظاہر ہوتی تہی اگر کوئی انکو دور سے دیکہتا تو
کمال حسن و جمال نظر آتا تہا اور اگر پاس سے
دیکہتا تہا تو ملاحت اور شیرینی معلوم ہوتی
تہی انکی باتین بہت میٹہی میٹہی تہین اور آپ
کشادہ پیشانی تہے اور باریک اور لمبی

بہو نہین تہین اور دونو بہوؤن مین کچہہ فاصلہ
بہی تہا اونچی بہت خوبصورت ناک تہی
دہانہ کشادہ تہا بہت خوبصورت دانت
بہت روشن اور صاف موتی سے
بہتر اور آپکی شانونکے بیچ مین مہر نبوت
تہی اور اوسمین سے یہہ الفاظ پڑہی جاتی تہے
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور جن لوگون نے
آپکو دیکہا تہا وہ کہا کرتے تہے کہ ہمنے کہین
پہلے اور نہ پیچہے ایسا کوئی شخص حسن وجمال
مین نہین دیکہا اور آپ بہت وسیع الاخلاق
تہے کسی پر خفا نہوتے تہے اور اپنی ذات

کے لیے کسیسے بدلا نہ لیتے تہے مگر جو شخص
کہ اللہ تعالے کی نافرمانی کرتا تہا اوس سے بدلا
صرف خالصاً للہ لیتے تہے اور جبکہ آپ
خفا ہوتے تہے تو کسی شخص کو آپکی خفگی اوٹہانیکی
طاقت نہ تہی اور آپ حد سے زاید اور سب سے
زیادہ شجاع اور سخی تہے جس شخص نے
جو چیز مانگی اوسیوقت آپنے دے دی اور
کبہی نہین کہا کہ مین نہین دونگا اور رات کو
آپکی گہر مین ایک کوڑی بہی نہین رہتی تہی اور اگر
اتفاق سے رہ جاتی تہی تو جب تک وہ
خرچ نہوتی آپ دولتخانہ مین تشریف نہ لاتے

تہے اور بہت کمال سے آپ جو چیز کہ سستی
ہوتی تہی جیسی کہجور اوس مین سے ایک برس
کی خوراک کے موافق اپنی اہل بیت کے واسطے لیتے
تہے اور باقی سب لوگون کو بانٹ دیتے تہے
اور اپنی حصہ مین سے بہی مسافرون اور فقیرون کو
بہت عنایت کیا کرتے تہے یہان تک کہ
اکثر پورا برس نہونے پاتا تہا کہ آپ کے پاس
کہانا ہو چکتا تہا اور قرض کی حاجت ہوتی
تہی اور آپ بہت سچی بات فرمایا کرتے تہے
اور جس سے جو اقرار کرتے تہے اوسکو ہمیشہ
پورا کرتے تہے اور آپ بہت باحیا تہے

اونکی نگاہ ہمیشہ نیچی رہتی تہی اور دیکہتے تو کن
انکہیون سے دیکہتے اور حضرت کا حلم
اور تواضع بہی حد سے زیادہ تہا جو شخص
غریب امیر آزاد و غلام آپکی دعوت کرتا تہا اوسکو
قبول کر لیتے تہے اور سب خلق خدا پر حد سے
زیادہ شفیق تہے بلی کے پانی پینے کے لیے برتن
کو جہکا دیتے تہے اور جب تک کہ وہ خوب
نہ پی لیتی تہی اوس برتن کو نہ ہٹاتے تہے اور
حضرت بہت پاکیزہ طبیعت تہے کچہہ ہوس اور
حرص آپ کی دل مین نہ تہی اور جو شخص کہ آپکو
پہلے پہل دیکہتا تہا اوسکی دل مین رعب

بیٹھ جاتا تہا اور جو شخص کہ ہمیشہ اپکی خدمت
مین حاضر رہتا تہا اوسکو اپ سے نہایت
محبت اور عشق ہو جاتا تہا اور اپ اپنے
یارون کو بہت دوست اور معزز رکہتے
تہے اونکے سامنے کبھی پاؤن تک نہ پہیلاتے
تہے اگر ادمیون کی کثرت سے جگہ تنگ ہو جاتی
تہی تو اپ اونکے لئے جگہ کشادہ کر دیتے
تہے اور ایکے یار بہی آپ پر دل و جان سے
تصدق و فدا اور پروانہ کی طرح اپنی جان
دینے کو حاضر تہے اگر اپ کوئی بات ارشاد
کرتے تہے تو خاموش اوسکو سنتے تہے

اور اگر کچھ فرماتے تہے تو اوسکو جلد بجالاتے
تہے اور حسن ہے کہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم ملاقات کرتے تہے پہلے اپ ہی
سلام علیک کرتے تہے اور زیبایش
و تجمل سے اپنی یارون کی ملاقات فرمایا
کرتے تہے یعنی کپڑے پہنتے تہے اور ریش مبارک
مین کنگہی کرتے اور اپنی یارون کی خیر و عافیت
پوچھتے رہتے تہے اگر کوئی بیمار ہوتا تہا
اوسکی خبر لینے کو تشریف لیجایا کرتے تہے
اور جو سفر کو جاتا تہا اوسکو دعا دیتے
تہے اور جو مر جاتا تہا اوسکے لئے [illegible]

وانا الیہ راجعون فرماتے تھے اور قوم کے
شریفون کی بہت دلجوئی فرماتے تھے اور اہل
فضل و کمال کو بہت عزیز رکھتے تھے اور بہت
خندہ پیشانی ملا کرتے تھے اور ہر عذر خواہ کا
عذر قبول کر لیتے تھے اللہم صل علی صاحب الحمیدۃ
صلواۃ کما ہو اہلہ حضرت انس رضی اللہ عنہ
کہتے تھے کہ مینے دس برس جناب پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت کی خدا کی قسم جتنی خدمت
کہ مینے سفر و حضر مین انکی کی ہی اوس سے
زاید آپنی میری خدمت کی ہی اور کبھی مجہ
تئین اف تک نہین کہا اور جو کام کہ مین

کرتا تھا کبھی نفرماتے تھے کہ یہہ کیون کیا
اور جو نکرتا تھا اوسکو بھی کبھی نفرماتے تھے
کہ کیون نہ کیا ایک دفعہ سفر مین اپنے گوسفند
پکانے کے لیے ارشاد کیا ایک شخص نے کہا کہ اسکو
ذبح مین کرونگا دوسری نے کہا کہ اسکو پاک
مین کرونگا تیسرے نے کہا کہ اسکو مین پکاون
گا جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ لکڑیان مین چن لاونگا سب نے عرض کیا کہ
یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یہہ کام بھی ہم
کر لینگے آپنے فرمایا کہ مین یہہ بات جانتا ہون
کہ یہہ کام بھی تم کر لوگے مگر مین یہہ بات نہین

جاہتا کہ تم سے اپنی تئیں بڑا بنائی رکہوں کہ اللہ
تعالی اپنے بندہ سے اس بات کو برا جانتا ہی
کہ اپنے یارون مین اپنی بڑائی چاہی اور جبکہ آپ
کسی مجلس مین جاتے تہے تو جہان جگہ ہوتی
تہی وہین بیٹہہ جاتے تہے یہہ ارادہ نکرتے
تہے کہ سب سے اوپر جا کر بیٹہون اور جو شخص
کہ آپکے پاس حاضر ہوتے تہے اوس پر ایسی
نظر عنایت اور التفات فرماتے تہے کہ وہ شخص
یہی بات جانتا تہا کہ مجہہ سی سوا اور کسی پر
اتنی عنایت ہی نہین اور فقیرونکو بہت چاہتے
اور اونہین بہت بٹہا کرتے اور اونکے جنازہ

کے ساتہہ جاتے اور مہمان کی بہت خاطر
داری کرتے اور اپنا کام اپنے ہاتہہ سے کرتے
اور نماز پڑہنی مین یہہ رقت و بکا غالب ہوتی
کہ اونکی سینہ مبارک سی آواز ہنڈیا کی پکنے کیسی
آتی اور آپ روزہ بہت رکہا کرتے اور اب
جب سوتے تو آپ کا دل جاگتا رہتا اور جو کوئی
کچہہ کہتا تو سن لیتے اور آپ صدقہ کے مال کو
نہ کہاتے تہی اور جو کوئی تحفہ لاتا تو لے لیتے
اور اوستی بہت سلوک کرتا اور خدا تعالی نے
آپ کو ساری جہان کے خزانو کی کنجیان عنایت
کین پر آپنے نہ لین اور آخرت ہی کی نعمتین اختیار

گئین اور آپ تین انگلیون سی کہانا نوش فرمایا
کرتے تہے اور آپ نے جو کی روٹی چہوہاری سے
اور خربوزہ کو کہجور سے تناول فرمایا ہی اور سرکہ
اور روٹی کہاکر آپنی فرمایا ہی کہ روٹی کے
ساتہہ کہانیکو سے بہتر سرکہ ہی اور آپکو شہد
اور مٹھاس بہت بہاتی تہی اور آپ بیٹھ کر
تین دم مین پانی پیتے تہے ایک دفعہ آپ نے
دودہ نوش فرمایا اور ارشاد کیا کہ اگر کوئی
کہانے کی چیز کہاوے تو کہی اللھم ارزقنا خیرا منہ
اور جبکہ دودہ پیئی تو کہی کہ اللھم بارک لنا فیہ
وزدنا منہ اور فرمایا کہ دودہ کے سوا ایسی اور

کوئی چیز نہین کہ کہانے پینے دونو چیزونکو کفایت
کرے اور آپ پشمینے کی پوشاک پہنتے تہے
لیکن کچہہ تکلف نفرماتے تہے اور آپکی نزدیک
کرتہ سب سی اچہی پوشاک تہی اور جبکہ آپ
کوئی نیا کپڑا پہنتے تہے تو فرماتے تہے اللھم
لک الحمد کما البستنہ واسئلک خیرہ وخیر ما صنع
لہ اور سبز پوشاک سے بہت خوش ہوتے
تہے اور عمامہ باندہتے تہے اور اسکا ایک
سرا شملہ کی طور پر دونون شانون کی بیچ
مین لٹکا دیتے تہے اور آپ کبہی داہنی ہاتہہ
کی چہنگلیا مین اور کبہی بائین ہاتہہ کی چہہ

اونکیا مین چاندی کی انگوٹھی پہنتی تھے کہ اوسپر

محمد رسول اللہ کہدا ہوا تہا اور آپ خوشبو سے

بہت رغبت اور بدبو سے کمال نفرت رکھتے

تہے اور غالیہ اور مشک اور عود اور کافور

کو استعمال کرتے تہے اور آیینہ بہی دیکہا کرتے تہے

اور آپ تین دفعہ داہنی آنکہہ مین اور دو دفعہ

بائین آنکہہ مین سرمہ لگایا کرتے تہے اور سفر

مین آپکے پاس ہمیشہ تیل اور سرمہ اور آئینہ

اور کنگہی اور قینچی اور مسواک اور سوئی تاگا

رہتا تہا اور آپ کبہی کبہی مزاح بہی فرماتے

تہے مگر اوسمین جو بات کہ ارشاد ہوتی تہی وہ

ہمیشہ سچ ہی ہوتی تہی جیسے کہ ایک دفعہ جناب پیغمبر

خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے عرض

کیا کہ میری تئین اونٹ پر سوار کرو دو آپنے فرمایا

کہ تیری تئین اونٹنی کے بچے پر سوار کرینگے

اوس شخص نے عرض کیا کہ مجہے بچہ اوٹہا نہ سکیگا

جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

اونٹ بہی اونٹنی ہی کا بچہ ہوتا ہی اور اسیطرح

ایک عورت نے جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ

وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم میرا خاوند بیمار ہی اور آپکو بلایا ہی

آپنے فرمایا کہ تیرا خاوند وہی ہی کہ جسکی آنکہہ

میں سفیدی ہی جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اوسکی
سفیدی سے وہ سفیدی مقصود تھی جو سبب کی
انکھہ میں ہوتی ہی کہ وہ عورت نہیں سمجھی اور جا کر
اپنے خاوندکی انکھہ کو چیر کر دیکھا اوسکے خاوند
نے کہا کہ تجھے کیا ہو گیا ہی کہ تو میری انکھہ
کو چیرتی ہی اوسنے جواب دیا کہ جناب پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھہ سے فرمایا ہی کہ تیری
خاوندکی انکھہ میں سفیدی ہی اوسنے کہا
کہ کوئی شخص ایسا نہیں ہی کہ اوسکی انکھہ
میں سفیدی نہو اور جناب پیغمبر خدا صلی اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے خدیجہ بنت

خویلد سے نکاح کیا اور بعد اوسکے سودہ بنت
زمعہ اور پھر حضرت عائشہ صدیقہ اور حفصہ
بنت عمر فاروق اور ام حبیبہ بنت ابی سفیان
اور ام سلمہ اور زینب بنت جحش اور جویریہ
بنت حارث اور صفیہ کہ وہ حضرت ہارون
پیغمبر علیہ السلام کی اولاد سے تھیں اور میمونہ
اور زینب بنت خزیمہ اور اپکی اولاد میں سے
حضرت قاسم تھے اور انہیں کے نام سے اپکی
کنیت تھی اور اسی واسطے اپکو ابو القاسم
کہتے تھے اور عبد اللہ کہ طیب اور طاہر
اونہیں کا لقب تہا اور زینب اور رقیہ

اور ام کلثوم اور فاطمہ اور اون صاحب
زادوں نے نبوت سے پہلے انتقال فرمایا
اور صاحب زادیوں نے نبوت کے بعد اور
یہہ سب صاحبزادہ اور صاحبزادیاں حضرت
خدیجہ سے تھیں بعد اسکے ابراہیم ماریہ قبطیہ
سے مدینہ میں پیدا ہوے اور ستر دن کے ہو کر
مرگئے اور حضرت کی سب اولاد اپکی روبرو
رحلت کرچکی تھی مگر فاطمہ علیہا السلام باقی تھیں
بعد چھہ مہینے کے اونہوں نے رحلت فرمائی
پہوپہیاں اور چچا حضرت کے سترہ تھے
اونمیں سے صرف تین ہی اسلام لائے

حضرت عباس اور حمزہ اور صفیہ اور حارث
اور زبیر اور قثم اور ابوطالب اور عبد الکعبہ
اور حجل اور ضرار اور عیداق اور ابولہب چچوں میں سے اور عاتکہ
اور اروی و ام حکیم اور برہ و امیمہ پہوپہیوں میں سے
ایمان نہیں لائیں اور حضرت کے خادم بہت
تھے اونمیں سے انس اور عبد اللہ بن مسعود اور
بلال ہیں اور ذو مخمر تہا نجاشی کا بہانجا
خادم تہا اور ایلچی اپکی جنکو بادشاہوں کے
پاس بہیجا تہا بہت تہے عمرو بن امیہ کو نجاشی
جبشہ کے بادشاہ پاس بہیجا اور وہ ایمان
بہی لایا اور دحیہ کلبی کو ہرقل روم کے

بادشاہ پاس بہیجا وہ بہی ایمان پر مستعد ہوا
تہا پر اوسکی قوم نے نہ مانا اور کچھ درستی وہ
ایمان نہ لایا عبد اللہ بن حذافہ کو خسرو فارس
کے بادشاہ کے پاس بہیجا تہا اوس مردود نے
حضرت کے نامہ مبارک کو چاک کر ڈالا حضرت نے
اوسکے حق مین بددعا کی کہ وہ ہلاک ہوا ؛
بیت ؛ درید آن نامہ گردن شکن را ؛ نہ
نامہ بلکہ نام خویشتن را ؛ علا بن حضرمی کو بحرین کے
بادشاہ کے پاس بہیجا اور وہ ایمان بہی لایا
اور لکہنے والے حضرت کی سرکار مین بہت
تہے چارون خلیفہ اور عبد اللہ بن ارقم

و ابی بن کعب و ثابت بن قیس و زید بن ثابت
و معاویہ وغیرہ اور ایکے بہت اصحاب تہے مگر وہ اصحاب
کہ جن پر بہت عنایت تہی اور ایکے خاص الخاص
تہے وہ یہہ ہین ابو بکر صدیق عمر فاروق عثمان
غنی علی مرتضی حمزہ اور جعفر اور ابوذر اور مقداد
اور سلمان اور حذیفہ اور عبد اللہ بن مسعود
اور عمار اور بلال اور جو لوگ کہ عشرہ مبشرہ
ہین اور اونکو بہشت مین جانے کی خوشخبری
دی تہی وہ یہہ ہین ابو بکر صدیق
عمر فاروق عثمان غنی
علی مرتضی اور سعد بن ابی وقاص

اور زبیر بن العوام اور عبد الرحمٰن بن عوف
اور طلحہ بن عبد اللہ اور عبیدہ بن جراح اور سعد
بن زید اور حضرت کی سرکار مین دس گہوڑے
اور بیس اونٹنیان و دو دنبے و امیے اور
سو بکریان تہین اور تین تلوارین اور چار کمانین اور
ایک ترکش اور ایک سپر اور دو زرہ اور
ایک مغفر تہا اور جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سے ہزارہا معجزات ظہور مین آئی ہین اور جو معجزہ
کہ سب نبیون مین تہے وہ آپکی ذات با
برکات سے ظاہر ہوتے تہے اونکا احاطہ ممکن
نہین مگر تیمنًا و تبرکًا چند معجزات بیان ہوسکے

جاتے ہین سب سے بڑا معجزہ کلام اللہ ہے
کہ کیسا ہی عالم فاضل فصیح بلیغ ہو اوسکی
چہوٹی سی چہوٹی ایک سورہ کی برابر نہین کہہ
سکتا اور باوجودیکہ آپ کچہہ پڑہے نہ تہے
اون باتونکی حقیقتین اور ہونیکی خبر دی اور
سب سچ ہی اور آپکی انگلی کے اشارہ سے
شق القمر ہوا اگر کسی نبی سے ایسا معجزہ ظہور مین
نہین آیا اور ایک دفعہ آپنی بکری کے
چہوٹے سے بچے کی پیٹ پر ہاتہہ پہیرا اور
باوجودیکہ وہ بچہ تہی مگر فی الفور اوسنے دودہ
دیا اور آپنی عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو دعا دی

تهی که انکی سبب اسلام کو رونق هوا اوسیطرح
هو که انکی خلافت مین جتنی رونق اسلام اور
فتح بلاد هوی کسی خلیفه کے وقت مین اب
نهوا اور ایک دفعه قتاده بن النعمان کی
انکهه مین زخم لگا اور انکهه نکل کر انکی بهکی آ پڑی
اپنی دست مبارک سی اوسکو لیکر انکهه مین رکهدیا
انکهه اچهی خاصی دوسری انکهه سے اچهی هو گئی
اور ایک دفعه جناب پیغمبر خدا صلی الله علیه
وسلم نے ایک اعرابی کو مسلمان هونیکے لئے
کہا اوسنے کہا که کوی گواه لاؤ آپ نے فرمایا
که یهه درخت گواه هی اور درخت کو کہا که

آگے آؤ وه درخت آگے آیا اور تین دفعه
به آواز بلند گواهی دیکر جہان کا تها وهین چلا گیا
اور جس رات که جناب پیغمبر خدا صلی الله علیه وسلم
کو نبوت هوئی اوس رات جتنے درخت اور
پتهر وغیره تهے سب نے باواز کہا تها که السلام
علیکم یا رسول الله اور ایک دفعه جناب
پیغمبر خدا صلی الله علیه وسلم سے ہرنی نے
عرض کیا که میرے تئیں قید کیا جاوے مجهے
چهوڑ دو میرے دو بچے
هین اونکو دوده پلاکر پهر آجاونگی اپنی اوسکو
چهوڑ دیا اور اوسنے آدمیون کی طرح اشهد
ان لا اله الا الله و اشهد ان محمد الرسول الله

پڑہا اور ایک دفعہ ایک شخص ایمان لایا اور پہر
کم بخت مرتد ہوکر پہر گیا اور کافرون سے
جا ملا بعد اوسکے مرگیا جبکہ آپ کو اوسکی مرنیکی
خبر پہونچی آپ نے فرمایا کہ زمین اوسکو قبول نہ کری
گی اسیطرح ہوا کہ جب اوسکو دفن کرتے تہے
زمین اوگل دیتی تہی اور ایک دفعہ حضرت
کی انگلیون سے اب پانی جاری ہوا کہ اوسسے چودہ سو
ادمیون نے پیا اور وضو کیا یہہ معجزہ کئی بار ہوا ہے
اور جبکہ مکہ کی فتح ہوئی تہی اور آپ مسجد الحرام
مین داخل ہوئے ہین تو کعبہ کے گرد اگرد بت لگے
تہے آپ کی دست مبارک مین ایک چہوٹی سی

چہڑی تہی اوس سے آپ اشارہ کرکے فرماتے
تہے کہ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ وہ بت
آپ سے آپ گرپڑتے تہے اور اسیطرح
ہزارہا اعجاز ہین کہ اونکا حد وحصر ممکن نہین
ہجرت سے دسوین برس جناب پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے آپ حج کرنیکا ارادہ کیا اور سب
لوگون کو خبر پہونچائی کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم حج کو تشریف لیجاتے ہین یہہ خبر
سنکے ہزارون ادمی مدینہ مین جمع ہوئے
اور اس سفر مین اسقدر آدمی جمع ہوگئے تہے
کہ حد اور شمار سے باہر تہے جہان تک نگاہ جاتی تہی

حجۃ الوداع

آدمی ہی آدمی دکھائی دیتے تہے اور اس
حج کا نام حجۃ الوداع ہے اسواسطہ کہ جناب پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس سفر مین سب لوگون
سے سفر آخرت کے لئے رخصت ہوے ہین اور فرمایا
ہے کہ مجھہ سے اپنی طریق اور راہین سیکھہ لو شاید
مین اگلے برس حج مین نہون اور جیتا نہون
غرض کہ ذیقعدہ کی پچیسوین کو آپنے غسل فرمایا
اور کنگہی کی اور تیل ڈالا اور خوشبو لگائی اور احرام
کے کپڑے پہن کر دولت خانہ سے باہر نکلے اور مدینہ
منورہ مین ظہر کی نماز پڑہی اوسکے بعد ذی الحلیفہ پہونچے
اور عصر کی نماز قصر کرکے پڑہی اور احرام باندہے

لبیک فرمایا اور اپنی اونٹنی پر کہ قصوا اوسکا
نام تہا سوار ہوئے اور منزلون کو طے کرکے
ذی الحجہ کی چوتہی تاریخ صبح کے وقت اتوار کے
دن مکہ معظمہ مین داخل ہوے اللہم صل علی محمد
وآل محمد جب کہ آپ مکہ معظمہ کے پاس پہونچے
آپنے تین دفعہ جلدی جلدی طواف کیا اور
چار دفعہ آہستہ آہستہ طواف کیا اور جب کہ
آپ حجر الاسود کے پاس پہونچتے تہے اوسوقت
بوسہ دیتے تہے اور کبہی پیشانی رکہتے تہے
اور بعد اوسکے بوسہ دیتے تہے اور فرماتے
تہے کہ بسم اللہ واللہ اکبر بعد اوسکے آپ کوہ

صفا پر تشریف لے گئے اور یہ آیہ پڑہی کہ

اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰہِ اور اُدس

جنگل میں آپ سوار ہوکر پہرتے تہے بعد اسکے

آپ نے حکم کیا کہ جو لوگ ہدی اپنی ساتہہ نہیں

لائے ہیں وہ حج کی نیت موقوف کریں جو

عمرہ تمام کریں اور احرام سے نکل دیں جب کہ

ترویہ کا دن یعنی ذی الحجہ کی اٹہوین تاریخ ہوئی

تو آپ منا کی طرف متوجہ ہوئے اور وہان

ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا کی نماز پڑہی

اور رات کو رہے اور صبح کی نماز پڑہ کر جب

آفتاب نکلا تو عرفات کیطرف روانہ ہوئے

اور جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے

بہو بجنے سے پہلے نمرہ کے جنگل میں کو عرفات

کے پاس ہے خیمہ کہڑا کیا تہا آپ وہان اکر

اوترے اور جب دوپہر ڈہل چکی نماز ظہر اور عصر

کی جماعت کے ساتہہ پڑہی اور موقف کیطرف

کہ عرفات کے میدان میں ہے چلے اور وہان دعا

اور کلمہ کہتے تہے یہان تک کہ شام ہوگئی پہر

مزدلفہ کیطرف تشریف لیگئے اور رات

کو رہے اور صبح کی نماز پڑہ کے دن نکلے تک

مشعر الحرام میں ٹہرے اور بعد اسکے جمرۃ العقبہ

میں سات کنکریان پہینکے منا کی طرف روانہ

ہو گئے اور ایام تشریق میں بھی سات سات
کنکریاں پھینکتے رہے اور نفر عید کے دن اول وقت
قربانی کرکے کعبہ کے طواف کو روانہ ہوئے
اور سات دفعہ کعبہ کے گرد پھر کر طواف کیا بعد اسکے
مین آئے اور وہان آب زمزم پیا اور منا
کیطرف تشریف لیگئے اور تشریق کے تیسرے
دن کوچ کیا اور محصب مین پہونچکر لشکر کو کوچ
کرنیکا حکم دیا بعد اسکے مدینہ منورہ مین داخل
ہوئے اور اسی حج کے دنون مین آیہ الیوم
اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی اور اسکے
پہلے سورہ اذا جاء نصر اللہ نازل ہوئی تھی

اور انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سفر آخرت کی
خبر دی تھی اسواسطے جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
بعضے صحابہ سے انتقال کے دن قریب ہونیکا حال فرمایا تھا
اور جناب فاطمہ علیہا السلام سے بھی فرمایا تھا کہ میری تئین
مرنیکی خبر دی ہے حضرت فاطمہ رونے لگین جناب پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم سب اہل بیت سے
پہلے ہمسے ملوگی بعد اسکے انحضرت نے کئی دفعہ رات کو
شہدای بقیع کے لئے دعا کی جبکہ وہان سے مراجعت کی
اور حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا کے گھر مین تشریف
لائے اسکے تئین درد سر شروع ہوا اور
دن بدن شدت ہونے لگی یہان تک کہ

وقت انتقال قریب آیا اور بموجب حکم باریتعالی
کے ملک الموت ایک اعرابی کی صورت مین در
دولت پر حاضر ہوا اور اندر آنیکی اجازت
چاہی حضرت فاطمہ علیہا السلام نے جواب دیا
کہ اسوقت جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو
مرض کی شدت ہی ملاقات کا وقت نہیں
پھر دوبارہ اندر آنیکی اجازت چاہی پھر وہی
جواب سنا تیسری دفعہ چلا کر کہا کہ سب لوگ
اوسکی آواز سے حیران ہو گئے اور جناب پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھہ کھل گئے آپ نے
پوچھا کہ کیا حال ہی جو حال تھا سب نے عرض کیا

جناب رسالتماب صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ ای فاطمہ یہہ ملک الموت ہی جناب
فاطمہ زہرا نے جو یہہ بات سنی رونے لگیں
آپ نے فرمایا کہ ای میری بیٹی مت رو کہ تیری
رونے پر عرش روتا ہی اور اپنے ہاتہہ سے
حضرت فاطمہ کے آنسو پونچھے اور تسلی کی اور
دعا دی کہ اللہ تعالی میری جدائی مین اسکو
صبر دے اور حضرت فاطمہ علیہا السلام سے
فرمایا کہ اپنے بیٹونکو میری پاس لا جناب
حسن و حسین علیہما السلام آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم پاس آئے تو دونو صاحب انکو

اس حال مین دیکھہ کر رونے لگے اونکی رونے
کی آواز سنکر جتنے لوگ گہر مین تھے سب رونے
لگے جب سب کے رونیکی آواز اپکی کان مین پہونچی
آپ بہی رونے لگے سکرات موت نے شدت
کی کہ اپکا رنگ مبارک متغیر ہو جاتا تہا اور اپکے
پاس ایک پانی کا پیالہ بہرا ہوا رکہا تہا آپ
اوسمین ہات ڈالتے تہے اور روی مبارک پر
ملتے تہے اور فرماتے تہے اللّٰہم اعنی علی سکرات
الموت جب ملک الموت نے اجازت قبض
روح مبارک کی چاہی آپ نے فرمایا کہ ذرا
صبر کرو جبرئیل اجاوے اتنے مین حضرت

جبرئیل آئے آپ نے فرمایا کہ اے دوست اس وقت مین
میرے تئین اکیلا چہوڑتا ہی حضرت جبرئیل نے
کہا کہ اپکو خوشی ہو کہ اللہ تعالی نے مالک دوزخ
کو حکم دیا ہی کہ میرے پیارے دوست کی روح
پاک آسمان پر اویگی دوزخ کی آنچ کو بالکل بجہادے
اور حوروںکو حکم دیا ہی کہ اپنے تئین آراستہ
کرین اور فرشتونکو فرمایا ہی کہ اوٹھہ کر صف
بصف کہڑے ہون کہ روح پاک محمد صلی اللہ علیہ
وسلم آتی ہی اور مجہکو حکم دیا ہی کہ زمین پر جا کر
میرے دوست سے کہو کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے
کہ جب تک تو اور تیری امت بہشت مین

نہ داخل ہو لیوینگے اوسوقت تک سب نبیون
اور امتون پر بہشت حرام ہی اور قیامت کے دن
تیری امت کو اتنا بخشونگا کہ تو راضی ہو جاوے
یہ بات سنکر آپنے ملک الموت کو فرمایا کہ
جس کام کو آیا ہی وہ کام کر ملک الموت نے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک قبض کی اور اعلے
علیین مین لیگیا اور کہا کہ یا محمد انا رسول رب العالمین
اللہم صل علی محمد وآل محمد اس واقعہ جانکاہ کے بعد
جو لوگ حاضر تھے اونہونے نا کسی فرشتہ سے
ایکی اور پہر جو کر ایک قسم جانور کی آواز پائی
اور جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام اور حضرت

عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور جو مقرب تھے
حالت بیقراری مین گریہ و زاری کرتے تھے
اور سب صحابہ پر وہ حال بیطاقتی اور بیہوشی
تھا کہ بعضون نے حضرت کی موت کا انکار
کیا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خاموش
گنگ ہو گئے اور جناب علی علیہ السلام بیٹھے
کے بیٹھے رہ گئے اور سب صحابہ کا ایسا ہی
برا حال ہوا مگر حضرت عباس آپکے چچا اور
حضرت ابو بکر صدیق نے بہت استقلال
اور کمال ضبط کیا اتنے مین حضرت خضر علی
نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام نے حجرہ مبارک

مین سے آواز دی کہ آپ کو غسل دو اور حضرت
خضر علی نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام نے صحابہ کو
کہ اس غم اور الم مین کوئی اونکا شریک
نہ تھا تسلی دی اور ان الفاظ سے تعزیت کی ان فی اللہ
عزاء من کل مصیبۃ وخلفا من کل ہالک و درکا
من کل فائت فباللہ فاثقوا والیہ فارجعوا
فان المصاب من حرم الثواب یعنی اللہ تعالے
کے پاس ہر مصیبت کے واسطے دلاسا ہے اور ہر
مرنیوالے کا عوض ہی اور ہر جانے والی چیز کا
بدلا ہے پھر اسپر اعتماد کرو اور اوسکی طرف
رجوع کرو کہ حقیقت مین مصیبت زدہ وہ

ہے جو ثواب سے محروم رہے بعد اسکے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت علی اور حضرت
عباس اور فضل و قثم حضرت عباس کے بیٹے
اور شقران جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
غلام اور اسامہ نے کپڑون سمیت غسل دیا
اور اوس انصاری بھی حضرت کے نہلانے اور
دھلانے مین حاضر ہوے اور حضرت علی نے
اپکی پیٹ پر ہاتھ رکھا کہ شکم سے کچھ نکلا
آپنے کہا کہ صلی اللہ علیک فقد طبت حیا
ومیتا یعنی رحمت خدا کی تمپر ہو کہ پاک ہو تم
جیتے اور مرے اور اپکے تین تین چادرون

میں تکفین کیا اور ہر شخص نے الگ الگ نماز
پڑھی کوئی امام انکی جنازے پر نہیں ہوا اور
جناب عائشہ صدیقہ کے گہر میں انکی قبر شریف
بطور بغلی کے کہدی اور قبر میں قطیفہ کا فرش
ہوا اور اسمیں مدفون کیا ؛ نظم گریبان
زمین شد ناگہان چاک ؛ در آمد ہمچو جان در
قالب خاک ؛ مگر شخص زمین تشنہ مرد کہ آب
زندگانی را فرو برد ؛ اللہم صل علی روح
النبی المطہری شفیع الوری فی یوم بعث
ومحشری ؛ بشیر نذیر سید القوم جلہ ؛ رسول
کریم خیر ذات وجوہری ؛ وما مثلہ فی ...

من صلب آدم ؛ بخلق عظیم ثم ذات معطری ؛
اذا نار نورک فی خلق آدم ؛ خیر الملائکۃ جملۃ
مکبری ؛ اذا الاح بالانوار وجہ محمد ؛ نظم بین
نور بالنجم منوری ؛ سقی محشر الابرار من حوض
کوثر ؛ شرابا طہورا خالیا عن مکدری ؛ عطیات
صلواۃ الصمد یا سید الوری ؛ علیک سلام
الصمد یا خیر منظری ؛ فقیر حقیر سید احمد حسینی
الحسنی المخاطب بجواد الدولہ سید احمد خان
بہادر عارف جنگ نے اس رسالہ کو
سرور المحزون سے ماخوذ کیا اور چند
مطالب مدارج النبوت سے اسمیں بڑہائے

اور بعضی بعضی باتین اصل رسالہ مین سے کم کردی
گیئن اور جناب اوستادی اعلم العلمائ و افضل
الفضلاء مولانا محمد نور الحسن صاحب سلمہ اللہ
تعالے کی اصلاح سے صحیح اور درست ہوا

تمام شد